قرآنی بیان

مولیٰ علی کی شانِ سخاوت

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

14-April-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمَّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
14 اپریل، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قُرآنی بیان

بنام

مولیٰ علی کی شانِ سخاوت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..شہادتِ مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا واقعہ
- ..4 درہم خیرات کرنے کے 4 انداز
- ..گھرانۂ حیدر کی نِرالی سخاوت
- ..عید پر غریبوں کو یاد رکھئے!

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھ پر درودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نُور ہے جو جمعہ کے دن مجھ پر 80 بار درودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

الوداع الوداع ماہِ رمضان...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کا آخری عشرہ جاری و ساری ہے، اللہ کرے کہ اس سال ماہِ رمضان 30 کا ہو جائے، یُوں ہمیں ایک روزہ اور اس کے ساتھ ساتھ رمضانُ الْمُبَارک میں ایک جمعہ مزید نصیب ہو جائے گا، ورنہ عین ممکن ہے کہ آج ہی کا جمعہ جُمُعَۃُ الْوَدَاع ہو جائے۔ آہ! رمضان آیا اور چل بھی دِیا....!!

دیکھ کر چاند میں رو پڑا تھا | سامنے ہجر کا غم کھڑا تھا

1...اَلْفِرْدَوْس بِمَاْثُوْرِ الْخِطَاب، جلد:2، صفحہ:408، حدیث:3814۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

جلد رخصت کا وقت آگیا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
اشک آنکھوں سے اب بہ رہے ہیں	ہجر کا غم جو ہم سہ رہے ہیں
وہ دِلِ غمزدہ جانتا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
کر کے تقسیم بخشش کی اَسناد	آہ! رنجیدہ دِل کرکے تُو شاد
سب کو روتا ہوا چھوڑتا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے[1]

رمضانُ الْمُبارک کے ابھی چند دِن باقی ہیں، آہ! یہ مبارک گھڑیاں جلد ہی ختم ہو جائیں گی، ماہِ رمضان ہمیں داغِ مُفارقت (یعنی جُدائی کا غم) دے کر رُخصت ہو جائے گا، اس لئے ان مبارک لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے خوب توبہ واستغفار کرلیں، جتنی زیادہ ہو سکے نیکیاں کرلیں کہ زندگی میں دوبارہ ماہِ رمضان نصیب ہو گا یا نہیں، اس کی ہمارے پاس کوئی گارنٹی نہیں ہے۔

الٰہی رہ گئے رمضاں کے آخری روزے	رہائی نارِ جہنّم سے ہو عطا یارَبّ!
اِلٰہی رہ گئیں رمضاں کی آخِری گھڑیاں	کرم سے بخش بھی دے ہم کو یاخدا! یارَبّ![2]

اللہ پاک ہمیں ان مبارک لمحات کو غنیمت جاننے اور ان میں خوب نیکیاں کر کے بخشش کا سامان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

شہادتِ مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنہ کا واقعہ

21 رمضانُ الْمُبارَک مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ،اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت مولا علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنہ کا یومِ شہادت ہے۔

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:683ملتقطاً۔
2...وسائلِ فردوس، صفحہ:28۔

یہ 40 سن ہجری کا واقعہ ہے، اس سال کا ماہِ رمضانُ المُبارَک حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے یُوں گزارا کہ ایک اِفْطار اپنے شہزادے امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کے ہاں کرتے، ایک اِفْطار امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ہاں فرماتے اور ایک اِفْطار کے لئے حضرت عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عنہما کے پاس تشریف لے جاتے، معمول مبارک یہ تھا کہ 3 لقموں سے زیادہ کھانا نہ کھاتے اور فرماتے: مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک سے ملاقات کے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔ شہادت کی رات (یعنی جس رات کی صبح آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا، اس رات) تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہَر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: اللہ پاک کی قسم! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے (گویا آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے علم تھا)۔[1]

17 یا 19 رمضانُ المُبارَک کی صبح تھی، آپ سحری کے وقت بیدار ہوئے، نَمازِ فجر کا وقت ہوا تو آپ مسجد کی طرف روانہ ہو گئے، راستے میں لوگوں کو نَماز کے لئے آوازَیں دیتے ہوئے تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم بد بخت نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ پر تلوار کا زور دار وار کیا، جس کی شِدَّت سے آپ کی پیشانی مبارک شدید زخمی ہو گئی۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑے آئے اور اِبْنِ مُلْجَم بد بخت کو گرفتار کر لیا۔ اس دردناک واقعہ کے 2 دِن بعد آپ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔[2]

مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا حُسْنِ سُلُوک

روایات میں ہے: اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ زخمی حالت میں تھے، اِبْنِ مُلْجَم

---

1 ... سوانحِ کربلا، صفحہ: 77 خلاصۃً۔

2 ... تاریخ الخلفاء، صفحہ: 112-113 ملتقطًا۔

گرفتار کر لیا گیا تھا، اس پر آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اِبْنِ مُلْجَم قیدی ہے، اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو! اسے اچھی جگہ ٹھہراؤ...!! اگر میں زندہ رہا تو میری مرضی ہے میں اسے معاف کروں یا بدلہ لُوں، اگر میں شہید ہو گیا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اس سے بدلہ لُوں گا۔ [(1)]

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ شیرِ خدا! غور فرمایئے! اِبْنِ مُلْجَم نے قاتلانہ حملہ کیا، اس کے حملے کے سبب حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ زخمی ہیں، شہادت قریب ہے، اس کے باوُجُود آپ اِبْنِ مُلْجَم کے ساتھ کیسے حُسْنِ سلوک سے پیش آ رہے ہیں...!! آہ! جانی دُشمن کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا تو دُور کی بات، ہم لوگ تو چند سِکّوں کی وجہ سے اپنے سگے بھائیوں سے لڑائی چھیڑ لیتے ہیں، ذرا ذرا سی بات پر اپنے عزیز رشتے داروں کے ساتھ مرنا جینا ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ کاش! ہم مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرت سے سبق سیکھیں اور جو ہمارے ساتھ بُرا سلوک کرے، اس کے ساتھ بھی اچھائی سے پیش آیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی شانِ سخاوت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مولا علی شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان بہت بلند ہے، قرآنِ کریم کی کئی آیات آپ کے حق میں نازِل ہوئیں۔ **حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک بہت پیارا وَصْف جسے قرآنِ کریم نے ایک سے زیادہ مقامات پر بیان کیا، وہ ہے: آپ کی شانِ سخاوت اور صدقہ و خیرات کرنے کی عادَت۔** سخی تو اور بھی بہت ہیں، صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کی سیرت پڑھ کر دیکھئے! ایک سے ایک سخی ملیں گے مگر سخاوت کا جو نرالا انداز قرآنِ

(1)... طبقات الکبریٰ، جلد: 3، صفحہ: 25۔

کریم نے مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا بیان کیا ہے، یہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔

حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی ایک خصوصیت

قرآنِ کریم میں ایک ایسے صدقہ کا ذِکر بھی موجود ہے، جو صِرف و صِرف حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہی ادا کیا ہے، کسی اور کو اس پر عمل کا وقت ہی نہ ملا۔ وہ صدقہ کونسا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ (پارہ:28، سورۂ مجادلہ:12)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے حکم دیا کہ جب تم نے ہمارے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں تنہائی میں کچھ عرض کرنا ہو تو اس عرض سے پہلے صدقہ دیا کرو! **بعض روایتوں کے مطابق اس حکم پر صِرف حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عمل کیا، آپ نے 1 دِینار صدقہ کرکے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے 10 مسائل پوچھے۔**(1) کوئی اور صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اس پر عمل کرتے، اس کا ابھی موقع ہی نہیں آیا تھا کہ یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی:

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ	ترجمۂ کنزُالایمان: کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مِہر سے تم پر رجوع

(1)… تفسیر مدارک، پارہ:28، سورۂ مجادلہ، زیرِ آیت:12، جلد:3، صفحہ:450۔

وَرَسُوْلَهٗ ؕ	(پارہ:28،سورۂ مجادلہ:13)	فرمائی تو نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمان بردار رہو۔

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ (پارہ:28،سورۂ مجادلہ:12)	ترجمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو۔

نازِل ہوئی تو اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کی: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ فرمایا: آدھا دینار۔ میں نے عرض کی: یہ بھی نہیں دے سکیں گے۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر کتنا ہونا چاہیے۔ میں نے عرض کی: جَو کے ایک دانے کے برابر۔ فرمایا: تم توبڑے تنگ دست ہو۔ پھر یہ آیت نازل ہو گئی:

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ (پارہ:28،سورۂ مجادلہ:13)	ترجمہ کنزُالایمان: کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو۔

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پس میرے سبب سے اللہ پاک نے اس امت پر آسانی فرمادی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی نِرالی شان ہے، پُوری اُمَّت میں آپ کو ایک ایسا صدقہ دینے کی بھی سَعَادت حاصِل ہے کہ وہ والا صدقہ ادا کرنے کا کسی اور کو موقع ہی نہیں ملا۔

یا علیَّ المرتَضیٰ، مولیٰ علی مشکلکُشا | آپ ہیں شیرِ خدا، مولیٰ علی مشکلکُشا

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ المجادلۃ، صفحہ: 760، حدیث: 3300۔

پیکرِ جُودو سخا تُو، میں فقیر و بے نوا|تُو ہے داتا میں گدا، مولیٰ علی مشکلکُشا

4درہم خیرات کرنے کے 4انداز

اسی طرح پارہ:3،سورۂ بقرہ، آیت: 274 میں بھی مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی نرالی سخاوت کا بیان ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴) (پارہ:3،سورۂ بقرہ:274)

ترجمہ کَنزُالایمان:وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

ایک قول کے مطابق یہ آیتِ کریمہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان میں نازِل ہوئی،حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاس صِرف 4 دِرْہم تھے اور کچھ نہ تھا، آپ نے وہ 4 کے 4 دِرْہم راہِ خُدا میں صدقہ کر دیئے اور صدقہ کرنے کا انداز کتنا نِرالا تھا، آپ نے ایک دِرْہم دِن کے وقت صدقہ کیا، ایک دِرْہم رات کے وقت صدقہ کیا، ایک دِرْہم اعلانیہ طَور پر صدقہ کیا اور ایک دِرْہم چھپا کر صدقہ کر دیا۔[1]

اللہ کریم کو یہ ادائے مرتضیٰ پسند آئی تو اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازِل کی اور فرمادیا کہ وہ لوگ جو اپنا مال رات کے وقت اور دِن میں، چھپا کر اور اِعْلانیہ طَور پر صدقہ کرتے ہیں، اُن کے لئے اُن کے رَبّ کے پاس اَجْر ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پیکرِ جُودو سخا تُو، میں فقیر و بے نوا|تُو ہے داتا میں گدا، مولیٰ علی مشکلکُشا

1... تفسیر درِّ منثور، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:274، جلد:2، صفحہ:100۔

بھیک لینے کیلئے، دربار میں منگتا ترا | لے کے کشکول آ گیا، مولیٰ علی مشکلکُشا
کیوں پھروں در در، بھلا خیرات لینے کیلئے | میں فقط منگتا تِرا، مولیٰ علی مشکلکُشا

ہمارا خیرات کرنے کا انداز

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!! آپ کے پاس صِرف 4 دِرْہم ہی تھے، آپ نے وہ 4 کے 4 راہِ خُدا میں خیرات کر دیئے! اور انداز چاروں کے لئے علیحدہ رکھا، ایک دِن میں خیرات کیا، ایک رات میں، ایک چھپا کر خیرات کیا اور ایک ظاہِر کر کے کہ کیا معلوم کون سا دِرْہم اور کونسا انداز اللہ پاک کو پسند آ جائے اور زیادہ قبولیت کا شرف پا کر رحمتوں و برکتوں میں مزید اِضافے کا سبب بن جائے۔

یہ صحابیِّ رسول، مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ عنہ کا مبارک انداز ہے اور دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کبھی صدقہ و خیرات کرنے کی ہمّت کر بھی لی تو کہاں رضائے الٰہی کی نیّت ...! کیسا اِخلاص اور کہاں کی لِلّٰہِیَّت...! بس کسی طرح لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جَناب نے آج اتنے روپے خیرات کر ڈالے! جب تک ہمارے صدَقہ و خیرات کو شُہرت نہ مل جائے قرار نہیں آتا، مسجد میں کچھ دے دیا تو خواہِش ہوتی ہے کہ اِمام صاحِب نام لے کر دُعا کر دیں تاکہ لوگوں کو میرے چندہ دینے کا پتا چل جائے۔ کسی مسلمان کی خیر خواہی کی تو تمنّا یہی ہوتی ہے کہ اب کوئی ایسی صورت بھی بنے کہ ہمارا نام آ جائے، لوگوں کی زَبانیں ہماری سَخاوت کے ترانے گائیں، کسی پر اِحسان کیا تو خواہش ہوتی ہے کہ یہ ہمارا خادم بن کر رہے، ہماری تعریفوں کے پُل باندھے حالانکہ قرآنِ پاک ہمیں

احسان نہ جتانے اور اُس کا بدلہ صِرف اللہ پاک کی ذات سے مانگنے کا حکم دے رہا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ (پارہ:3،سورۂ بقرہ:262)	ترجمہ کَنْزُالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی شانِ سخاوت اور اندازِ سخاوت سے حِصّہ نصیب فرمائے۔ کاش! پیکرِ اِخلاص وصفا، مولیٰ مشکل کُشا حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں بھی اِخلاص کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنے کا جذبہ و سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھرانۂ حیدر کی نِرالی سخاوت

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر بھی گھرانۂ حیدر کی نِرالی سخاوت کا بیان ہے، چنانچہ پارہ:29، سورۂ دَھر، آیت:8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا(۹)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔ | (پارہ:29، سورۂ دھر:8-9)

اس آیتِ کریمہ میں اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کے اَہْلِ خانہ کی ایمان افروز سخاوت کا بیان ہے، روایات میں ہے: ایک مرتبہ حضراتِ حسنینِ کریمین (یعنی امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہما) بیمار ہو گئے، اس پر ان کے ابّو جان حضرت علی شیرِ خدا، ان کی پیاری اَمّی جان سیدہ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء اور خادِمہ حضرت فِضّہ رَضِیَ اللہُ عنہم نے منّت مانی کہ اللہ پاک شہزادوں کو صحت عطا فرمائے تو ہم 3 روزے رکھیں گے۔

چنانچہ اللہ پاک کا کرم ہوا، دونوں شہزادوں کو صحت نصیب ہوئی، چنانچہ منّت پُوری کرنے کے لئے تینوں حضراتِ عالی وقار نے 3 روزے رکھے۔ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ 3 صاع جَو لائے، پہلا روزہ رکھا، اِفْطار کے لئے ایک صاع (یعنی تقریباً 4 کلو جَو) کی روٹیاں بنالی گئیں، اِفْطار کا وقت ہوا تو تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھ دی گئیں، اِفْطار کا انتظار ہو رہا تھا کہ دروازے پر ایک مسکین حاضِر ہوا، اس نے روٹی کا سُوال کیا، سخی گھرانہ تھا، در پر آیا سُوالی خالی ہاتھ جائے، گوارا ہی نہیں تھا، چنانچہ ساری روٹیاں اس مسکین کو دِیں اور خود تینوں حضراتِ عالی وقار نے پانی سے روزہ اِفْطار کر لیا، اگلے دِن پھر اِفْطار کا وقت ہوا، ایک صاع (یعنی تقریباً 4 کلو) جَو کی روٹیاں بنائی گئیں، دسترخوان سج گیا، اِفْطار کا انتظار ہو رہا تھا، آج ایک یتیم دروازے پر آیا، اس نے بھی روٹی کا سُوال کیا، سخی گھرانے نے آج بھی ساری روٹیاں یتیم کو دے دِیں، خُود پانی سے اِفْطار کر لیا۔ تیسرا دِن آیا، پھر ایک صاع (تقریباً 4 کلو) جَو کی روٹیاں بنیں، دسترخوان پر رکھی گئیں، تیسرے دِن پھر ایک سائِل آیا، اللہ! اللہ! قربان جائیے! گھرانۂ حیدر کی کیسی کمال سخاوت ہے، ان حضراتِ عالی وقار

نے تیسرے دِن بھی صبر کیا اور ساری روٹیاں سُوالی کو عطا فرما کر خُود پانی سے افطار کر لیا۔[1]

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے | کیسے صابِر تھے محمد کے گھرانے والے

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اندازہ لگائیے! یہ کیسا اِیثار ہے، کیسی نرالی سخاوت ہے۔ اَہْلِ بیتِ اطہار کا پاک گھرانہ، 3 روزے، تینوں دِن روٹیاں بنیں اور تینوں دِن سُوالی آیا، ان پاک لوگوں نے تینوں ہی دِن ساری کی ساری روٹیاں صدقہ کر کے خُود پانی سے اِفْطار کر لیا۔ اللہ پاک کو ان پاک لوگوں کی یہ نِرالی ادا ایسی پسند آئی کہ رَبِّ کائنات نے قرآنِ کریم میں اس ایثار کا ذِکْر کیا، اس ذِکْر کا انداز بھی دیکھئے! لفظوں کی ترتیب پر غور فرمائیے! **پہلے دِن مسکین آیا تھا**، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا (پارہ:29، سورۂ دھر:8)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین (کو)۔

دوسرے دِن یتیم آیا تھا تو اللہ پاک نے دوسرے نمبر پر یتیم کا ذِکْر کیا، فرمایا:

وَّ یَتِیْمًا (پارہ:29، سورۂ دھر:8)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور یتیم (کو)۔

تیسرے دِن قیدی آیا تھا تو اللہ پاک نے اس کا ذِکْر تیسرے نمبر پر کرتے ہوئے فرمایا:

وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ (پارہ:29، سورۂ دھر:8)	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور اَسیر (قیدی) کو۔

سخاوتِ مرتضیٰ کے چند حسین پہلو

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں حضرت مولا علی شیرِ خُدا اور آپ کے اَہْلِ خانہ رَضِیَ اللہُ عنہم کی نِرالی سخاوت کے چند حُسِین پہلو بھی بیان کئے گئے ہیں۔

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:29، سورۂ دہر، زیرِ آیت:7، صفحہ:1073 خلاصۃً۔

سب سے پہلے تو یہ دیکھئے کہ جب کوئی سخاوت کرتا ہے تو اس میں 2 چیزیں بہت اَہَم کردار ادا کرتی ہیں:(1): سخاوت کرتے وقت اس شخص کی اپنی حالت کیسی ہے؟(2):وہ کونسی چیز ہے جو اسے سخاوت پر آمادہ کر رہی ہے؟کسی بھی سخی کی سخاوت کا وزن انہی 2 چیزوں سے بنتا ہے۔اللہ پاک نے گھرانۂ حیدر کی سخاوت کے ان دونوں پہلوؤں کو 2 لفظوں میں بیان کیا، فرمایا:

عَلٰی حُبِّهٖ | (پارہ:29،سورۂ دھر:8) | ترجمہ کَنزُالایمان:اس کی محبت پر۔

مفسرینِ کرام نے ان لفظوں کے 2 معنیٰ بیان کئے ہیں:(1):یہ کہ کھانا کھلاتے وقت انہیں خود اس کھانے کی بہت حاجت اور خواہش تھی(2):یہ کہ وہ اللہ پاک کی محبّت میں کھانا کھلا رہے تھے۔[1]

یہ دونوں باتوں کا بیان ہو گیا، حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کے اَہْلِ خانہ جب یہ سخاوت کر رہے تھے، ان کی حالت ایسی تھی کہ انہوں نے 3 روزے رکھے، تینوں دِن کھانا حاضِر کیا گیا، اس حالت میں خود کو کھانے کی کتنی حاجت اور خواہش ہوتی ہے، آج کل رمضان ہے، ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، اِفْطار کے وقت ہم اس کا اندازہ کر سکتے ہیں، قربان جائیے! گھرانۂ حیدر نے سخاوت کی، روٹیاں ایثار کیں اور وہ بھی کس وقت، کس حالت میں؟ جبکہ انہیں خود کھانے کی شدید حاجت تھی۔ خُود کا پیٹ بھرا ہو اور آدمی سخاوت کر دے، یہ آسان بات ہے مگر اپنا پیٹ کاٹ کر (یعنی خُود بھوکا رہ کر) دوسرے کو کھلا دینا یہ مشکل بات ہے، گھرانۂ حیدر کی سخاوت کی یہ شان ہے کہ انہیں خود حاجت ہے، خود کو ضرورت ہے مگر یہ اپنی حاجت اور ضرورت کو پیچھے کر دیتے ہیں اور دوسروں کو کھلا دیتے ہیں۔

---

1 ...تفسیر خزائن العرفان، پارہ:29، سورۂ دہر، زیرِ آیت:7، صفحہ:1073۔

پھر یہ دیکھئے! کہ انہیں اس سخاوت پر اُبھارا کس چیز نے؟ کیا یہ **مَعَاذَاللہ!** شہرت چاہتے تھے، لوگوں کے دِل میں اپنی محبّت، اپنا مقام بڑھانا چاہتے تھے، اپنی تعریفوں کے خواہش مند تھے؟ نہیں...! ہرگز نہیں...!! اللہ پاک نے فرمایا:

عَلٰی حُبِّهٖ (پارہ:29، سورۂ دھر:8) | ترجمہ کَنْزُالایمان: اس کی محبت پر۔

مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کے گھرانے والے، یہ پاک لوگ 3 دن خود پانی سے اِفطار کر کے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا دے رہے تھے، اس کا سبب کیا تھا؟ اللہ پاک کی محبّت...!! یہ ایسی شاندار سخاوت اللہ پاک کی محبّت میں، اس کی رضا کے حصول کے لئے کر رہے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اسے کہتے ہیں: سخاوت...!! یہ ہوتا ہے اِیثار...!! ہم لوگ اَوّل تو سخاوت کرتے ہی کب ہیں؟ اگر کرتے بھی ہیں تو پہلے اپنی ضروریات پُوری کرتے ہیں، پھر دوسروں کی طرف دھیان جاتا ہے، پھر جب دوسروں کو دیتے بھی ہیں تو ریاکاری، دکھلاوا، خود پسندی اور نجانے کیسی کیسی باطنی بیماریاں ہمیں گھیر لیتی ہیں۔ کاش! گھرانۂ حیدر کا صدقہ اللہ پاک ہمیں اِخلاص سے بھرپُور سخاوت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایثار کی زبردست فضیلت

یاد رکھئے! اپنی حاجت، اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینے کا نام ہی اِیثار ہے اور اِیثار سخاوت کی اعلیٰ ترین صُورت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔[1]

1...اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، جلد:9، صفحہ:779، جامع الاحادیث، جلد:3، صفحہ:428، حدیث:9572۔

سُبْحٰنَ اللہ! مولیٰ علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں ایثار اور سخاوت کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! بِلاحساب جنت میں داخلہ مل جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یَاربّ! | پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یَاربّ!
نبی کا صَدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یَاخدا! یَاربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شکریہ کی بھی طلب نہیں رکھی

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے گھرانۂ حیدر کی نِرالی سخاوت کا ایک اور حسین پہلو اسی آیت میں بیان کیا، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ (پارہ:29، سورۂ دھر:9-10)	ترجمہ کَنزُالایمان: ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے۔

یعنی نِرالے سخی جب مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا دیتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں: ہم تم سے بدلہ نہیں چاہتے، تم ہمیں شکریہ کہو! Thanks بولو! ہمیں اس کی بھی ضرورت نہیں ہے، ہم تو صِرف اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں، آہ! عنقریب ایک دِن آنے والا ہے، اس دِن غیر مسلموں کے چہرے بگڑ جائیں گے، ہمیں اس دِن کا خوف ہے، ہم نے تمہیں کھانا اس

لئے کھلایا تاکہ ہم اس دِن خوف سے امن میں رہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اِخلاص کا بلند رُتبہ ہے کہ بندے نے جس پر احسان کیا، اس کی طرف سے **شکریہ** کی بھی خواہش نہ رکھے، اس کے پیشِ نظر صِرف و صِرف اللہ پاک کی رضا ہو، بَس...!! اس کے سِوا کچھ ملحوظ نہ ہو۔

الحمدللہ! ہمارے اَسلاف ایسی ہی سخاوت کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان حضرت عائشہ صِدِّیقہ طیبہ طاہرہ اور ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کا معمول مبارک تھا کہ جب فقیر کی طرف کوئی ہدیہ بھیجتیں تو لے جانے والے سے کہتیں کہ اس کے دعائیہ کلمات کو یاد رکھے پھر اس جیسے کلمات کے ساتھ جواب دیتیں اور کہتیں: دعا کے بدلے اس لئے دعا دی ہے تاکہ ہمارا صدقہ محفوظ رہے۔[2]

کاش! ہمیں بھی ایسی ہی سخاوت کی توفیق ملے، ہم بھی کسی پر احسان کریں، صدقہ دیں، بھلائی کریں تو کسی قسم کے بدلے کی خواہش نہ کریں بلکہ ہمارا مقصود صِرف و صِرف اللہ پاک کی رضا ہو۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

عید پر غریبوں کو یاد رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شانِ سخاوت سُنی، آپ صدقہ و خیرات کرنے کے شوقین تھے، آپ کے پاس 4 دِرْہم تھے، آپ نے 4 کے 4

***

1 ... تفسیر کبیر، سورۂ دہر، زیرِ آیت: 9-10، جلد: 10، صفحہ: 748۔
تفسیر مدارک، سورۂ دہر، زیرِ آیت: 9-10، جلد: 3، صفحہ: 578 ملتقطاً۔
2 ... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الزکاۃ، جلد: 1، صفحہ: 287۔

راہِ خُدا میں خرچ کر دیئے، آپ اور آپ کے اَہْلِ خانہ نے 3 روزے رکھے، تینوں کے لئے کھانا بنایا گیا مگر تینوں ہی دِن انہوں نے خود پانی سے اِفْطار کر کے کھانا صدقہ کر دیا۔ ہمیں بھی اس سے درس لینا چاہئے عید آنے والی ہے، اگر ہم ذرا سا سروے (**Survey**) کریں تو ہمارے ارد گرد ہماری گلی میں، محلے میں، ہمارے عزیز رشتے داروں میں کتنے غریب ہمیں نظر آ جائیں گے اگر اللہ پاک نے وُسْعت دی ہے تو ان غریبوں کے ساتھ بھی بھلائی کیجئے! اپنے بچوں کو عید کی شاپنگ (**Shopping**) کروا رہے ہیں یا کروا چکے ہیں تو اُن غریبوں کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور دیجئے!

کتنے ایسے یتیم بچے ہوں گے جو دوسرے بچوں کو دیکھ کر اُداس ہو جاتے ہوں گے کتنوں کی آنکھیں نم ہوتی ہوں گی کتنے سوچتے ہوں گے کہ آج ہمارے بھی والِد ہوتے تو ہمیں بھی عید کی شاپنگ کرواتے کتنے والدین ہوں گے جو بازار کا رَش دیکھ کر دِل ہی دِل میں سوچتے ہوں گے کہ کاش! میرے پاس بھی وُسْعت ہوتی، میں بھی اپنے بچوں کے لئے نئے کپڑے، نئی جوتی خرید لیتا کتنے والدین اپنے بچوں کی فرمائشیں سُن کر اندر ہی اندر دُکھی ہوتے ہوں گے۔ اللہ پاک نے ہمیں وُسْعت دی ہے تو ہم ان کا بھی خیال کریں، ان کے ساتھ بھی بھلائی سے پیش آئیں، ہم غریبوں کی مدد کریں گے تو اللہ پاک ہم پر مہربانی فرمائے گا۔ حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بے مثال سخاوت فرمائی، 3 دِن پانی سے اِفْطار کیا اور اِفْطار کے لئے تیار کیا ہوا کھانا مسکین، یتیم اور قیدی کو دے دیا تو اس پر اللہ پاک نے ان کی شان کیا بیان کی؟ سنئیے! ارشاد ہوتا ہے:

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً | ترجمہ کَنْزُالعرفان: تو انہیں اللہ اس دن کے شر

وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ
حَرِیْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۚ لَا
یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَ دَانِیَةً
عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾

(پارہ:29، سورۂ دھر:11 تا14)

سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی اور خوشی دے گا اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے، نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔

یہ ہے ایثار اور سخاوت کی اُخروی جزا...!! اللہ پاک ہمیں بھی غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کا خیال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دِینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (Boys & Girls) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 10489 (10 ہزار 489) مدرسۃ المدینہ قائم ہوچکے ہیں، جن میں تقریباً 3،41،821 (3 لاکھ 41 ہزار 821) بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جا رہی ہے ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم و عالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً 1310 (1 ہزار

(310)جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 104857 (1 لاکھ 4 ہزار 857)طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم وعالِمہ کورس)مفت کروایا جارہا ہے۔اب تک تقریباً 24،257 (24ہزار257)عالِم وعالمہ کورس مکمل کر چکے ہیں۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، آپ کا چندہ کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔اللہ پاک ہمیں خِدمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یَااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (Madani Qaida)۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیو (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر

لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ حالتِ روزہ میں مِسْواک نہیں کی جاسکتی۔ اصل میں ایسا نہیں ہے، اصل مسئلہ یہ ہے: روزہ کی حالت میں ہر قسم کی مسواک کر سکتے ہیں اس کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح عام دِنوں میں مسواک کرنا سنَّت ہے اِسی طرح روزہ کی حالت میں بھی سنَّت ہے۔ **ہاں! البتہ یہ بات یاد رہے کہ اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور چبانے سے ریشے ٹوٹے یا ذائقہ محسوس ہو تو چبانے سے بچنا چاہئے۔ جس مسواک کے ریشے ٹوٹتے ہوں اور روزہ دار ہونا یاد ہونے کی صورت میں مِسواک کا کوئی ریشہ حلق میں چلا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔**[1] فتاویٰ عالمگیری میں ہے: روزہ کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ مسواک خشک ہو یا تر اور خواہ صبح کی جائے یا شام کو۔[2]

اسماءُ الحسنیٰ کی برکات (وظیفہ)

یَابَارِئُ

جو کوئی ہر جمعہ کو 10 بار **یَابَارِئُ** پڑھ لیا کرے گا، اللہ پاک اُس کو بیٹا عطا فرمائے گا۔[3] اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم!

---

1 ...جنات کو برا بھلا کہنا کیسا؟، صفحہ: 10۔

2 ...فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم ومالا یکرہ، جلد: 1، صفحہ: 199۔

3 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 248۔